www.KitaboSunnat.com

۱۰/۱۱

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

(۴)

ہفت روزہ الاعتصام لاہور　　تبصرہ نگار: علیم ناصری　　۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء

تفاسیر کا مطالعہ کیا اور ایک طویل کاوش اور دیدہ ریزی کے بعد اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ اس کی ترتیب و تدوین میں اردو الفاظ کو بنیاد بنایا گیا ہے اور ان کو حروف تہجی کے تحت ترتیب دے کر ہر لفظ کے عربی متبادل الفاظ کے مفاہیم شرح و بسط سے بیان کر دیئے ہیں۔ افسوس ہے کہ پرچے کی تنگ دامانی کے باعث مثالیں درج نہیں کی جا سکتیں۔ بس اتنا کہنا کافی ہے کہ "آباد ہونا یا رہنا" کے لیے عربی الفاظ سَكَنَ' تَبَوَّءَ' ثَوٰی' ہَلَا' حَضَرَ' خَلَدَ' عَاشَرَ' اور غنی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مولانا موصوف نے ان سب کے معانی اور شرح میں اس کے استعمال کی وجہ بیان کی ہے جس سے قاری پر واضح ہو جاتا ہے کہ جس مقام پر وہ لفظ استعمال ہوا ہے وہاں اسی کی ضرورت تھی۔ اگرچہ اردو میں اس کے لیے آباد ہونا یا رہنا ہی ترجمہ ہو گا۔ اس طرح یہ سلسلہ الف سے ی تک چلا گیا ہے۔ یہ کتاب اس لحاظ سے محض مترادفات کی لغت ہی نہیں بلکہ ایک انسائیکلوپیڈیا ہے جو الفاظ کے مطالب و معانی پر ہمہ جہتی روشنی ڈالتا ہے۔ لغت کا یہ سلسلہ الف سے ی تک ۹۰۴ صفحات پر محیط ہے۔ اس کے بعد ضمیمہ جات ہیں جن میں پہلے انبیائے کرام کے مختصر حالات ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ اس کے بعد فرشتے' کتب سماویہ' اسمائے ابرار' اسمائے اشرار و کفار' معبودان باطل' ملک شہر اور علاقے' پہاڑ' وادیاں اور اماکن'

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی اسلامی اور دینی ادب کے پرانے اور پختہ کار قلم کار ہیں۔ ان کی بیشتر تالیفات اہل علم و بصیرت سے خراج تحسین پا چکی ہیں۔ ان کے محققانہ مقالات اکثر اخبارات و جرائد کی زینت بنتے ہیں۔ اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارے یہ بھائی قومی سطح کے اہلِ قلم میں شمار ہوتے ہیں۔ یوں تو وہ عموماً معاشرت' معیشت' عقائد اور دینی مسائل پر تحقیق و تنقید اور فکر و نظر پر قلم اٹھاتے ہیں مگر زیرِ نظر کتاب میں انہوں نے قواعد و لغت پر دادِ تحقیق دی ہے۔ قرآن مجید میں استعمال شدہ مترادف الفاظ جو مختلف مقامات پر استعمال ہوئے ہیں مگر ہمارے ہاں اردو ترجمہ میں ایک ہی لفظ سے اس کا مفہوم و مطلب بیان کر دیا گیا ہے۔ مثلاً خوف' خشیۃ' حذر' وجل' تقویٰ۔ اور رہب وغیرہ کا ترجمہ "ڈرنا" ہی لکھا جاتا ہے۔ ان کے اندر یہ معلوم کرنے کی جستجو پیدا ہوئی کہ آخر ان الفاظ کا ذیلی فرق کیا ہے اور "ڈرنا" کے لئے ہر جگہ عربی کا وہی لفظ کیوں استعمال نہیں ہوا جو پہلی مرتبہ آیا ہے۔ اس لگن میں انہوں نے بہت سی لغت اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ (۲۲)

غرض (شیطان مردود نے) ان دونوں (آدم و حوا) کو دھوکا دے کر (معصیت کی طرف) کھینچ ہی لیا۔ (جالندھریؒ)

مائل کر لیا اُن کو فریب سے (عثمانیؒ)

ماحصل : (۱) رُوَیْد : کسی کی رسی آہستہ آہستہ چھوڑتے جانا تاکہ وہ اپنے انجام کو پہنچے۔

(۲) رُخَاءً : ہوا کا آہستگی اور نرمی سے کام کرنا جس سے کچھ مزاحمت نہ ہو۔

(۳) عُرْفًا : ہوا کا آہستگی کے ساتھ چلنا جبکہ راحت بھی شامل ہو۔

(۴) یُسْرًا : بلا تکلف اور بسہولت کسی کام کو بغیر کسی مزاحمت کے سرانجام دینا۔

(۵) استدراج : تدریج اور آہستگی سے کسی دوسری چیز کے قریب ہونا۔

(٦) دَلّٰی : تدریج اور آہستگی سے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے آتا ہے۔

** **

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنْتَقِمُوْنَ (۲۲/۳۲) ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں۔

۳۔ اِنْتَصَرَ: نَصَرَ کے معنی ظلم اور زیادتی دور کرنے کے لیے کسی کی مدد کرنا (محیط) اور اِنْتَصَرَ کے معنی کسی ظلم و زیادتی اور دفع مضرت کے لیے بدلہ لینا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ (۴۲/۳۹) اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم (تعدی) ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر حضرت نوحؑ اپنے پروردگار سے فریاد کرتے ہیں:

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (۵۴/۱۰) تو اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں (ان کے مقابلے میں) کمزور ہوں تو ان سے بدلہ لے۔

ماحصل: (۱) عاقب: کسی کے پیچھے لگ کر اس کے کیے کا بدلہ لینا۔

(۲) انتقام، کسی کو اس کے برے اعمال پر غضبناک ہو کر سزا دینا یا بدلہ لینا یا نعمت کا چھین لینا۔

(۳) انتصار، کسی ظلم و زیادتی کا بدلہ لینا۔ خواہ مظلوم خود لے یا اس کی مدد کرتے ہوئے کوئی دوسرا بدلہ لے۔

۳۲—بدمست ہونا

کے لیے نَزَفَ، غَالَ (غول) اور سَکَرَ کے الفاظ آتے ہیں:

۱۔ نَزَفَ بمعنی کسی چیز کا بتدریج ختم ہو جانا ہے۔ نَزَفَ الْمَاءَ الْبِئْرَ بمعنی بتدریج کنویں سے سارا پانی کھینچ لینا اور نُزِفَ الْمَاءُ بمعنی بتدریج پانی کا ختم ہو جانا۔ اسی طرح نُزِفَ دَمْعُهٗ بمعنی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ بہہ کر ختم ہو گئے یا خشک ہو گئے۔ اور نُزِفَ الرَّجُلُ کسی شخص کی عقل کا بتدریج ختم ہو جانا، بے عقل ہونا یا بدمست ہونا ہے۔ اس کی وجہ خواہ کچھ ہو۔ (مف منجد) ارشاد باری ہے:

لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ۔ (۵۶/۱۹) اس سے نہ تو ان کے سر میں درد ہو گا اور نہ بکواس کریں (عثمانیؒ)

۲۔ غَالَ (غول) الغول بمعنی گوناگوں شکلیں اختیار کرنے والا جن اور جادوگر۔ چھلاوہ، چڑیل (مف منجد) اور الغول بمعنی مدہوشی۔ سر درد۔ (منجد) اور غَالَ بمعنی کسی کو یوں ہلاک کر دینا کہ اس کا پتہ بھی نہ چل سکے (مف) گویا غول سے ایسی مدہوشی اور بدمستی مراد ہے جس کی وجہ معلوم نہ ہو سکے۔ ارشاد باری ہے:

لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ (۳۷/۴۷) نہ اس سے عقلیں ضائع ہوں اور نہ بکواس کریں (عثمانیؒ)

۳۔ سَکَرَ، سُکر کا استعمال عموماً شراب کی وجہ سے مستی اور عقل ضائع ہو جانے پر ہوتا ہے اور سَکَرٌ بمعنی ہر نشہ آور چیز ہے۔ یعنی جب کسی بھی چیز کی مستی، خواہ غلبہ عشق ہو یا موت کی سختی کی وجہ سے عقل زائل ہو جائے تو سکرٌ کا استعمال ہو گا۔ سکرات الموت مشہور لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اِنفطر، جیسے اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ۔ (۸۲/۱) — (۱) جب آسمان پھٹ جائے گا۔ (۲) جب آسمان چر جائے (عثمانیؒ)

۲۔ تفطّر اور انشقّ جیسے:
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡهُ وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ (۱۹/۹۰) — قریب ہے کہ اس (افترا) سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے۔

شقق جیسے:
وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ (۲/۷۴) — اور بعضے پتھر ایسے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکلنے لگتا ہے۔

۳۔ فلق سے اِنفلق: مثال بھی اُوپر گزر چکی۔

۴۔ صَدَع: کسی چیز کا اس طرح پھٹنا کہ ٹکڑا جُدا نہ ہو (منجد) اور بقول امام راغب ٹھوس اجسام، جیسے لوہا شیشہ وغیرہ میں شگاف پڑنا۔ (مف) اور ایسی سر درد کو جس سے سَر درد کی وجہ سے پھٹ رہا ہو صداع کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ (۸۶/۱۲) — اور زمین کی قسم جو پھٹ جاتی ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:
لَا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا يُنۡزِفُوۡنَ۔ (۵۶/۱۹) — اس (شراب) سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی۔

اور تصدّع کے معنی کسی چیز کا پھٹ کر کئی حصّے ہو جانا ہے۔ تَصَدَّعَ الۡقَوۡمُ بمعنی قوم کا منتشر ہونا (منجد) ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ (۵۹/۲۱) — اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر اتارتے تو تُو دیکھتا کہ وُہ اللہ کے خوف سے پھٹ جاتا ہے۔

۵۔ تمیّز: مَازَ (میز) کے معنی کسی چیز کو دوسری سے کسی فوقیت کی بنا پر الگ کرنا۔ اور امتاز اور تمیّز کے معنی دوسروں سے جُدا ہونا ہے۔ اور تمیّز بمعنی الگ ہونا اور پھٹ کر پارہ پارہ ہو جانا (م۔ق) اور تَمَيَّزَ فُلَانٌ مِنَ الۡغَيۡظِ محاورہ ہے۔ بمعنی فلاں شخص غصّہ سے پھٹ پڑا۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الۡغَيۡظِ (۶۷/۸) — قریب ہے کہ جہنم مارے جوش کے پھٹ پڑے

ماحصل: (۱) تفطّر اور انفطر: لمبائی میں کسی چیز میں پھٹ کر شگاف پڑنا۔
(۲) تشقّق اور انشقّ: کسی سخت چیز کا پھٹ کر دو حصّے ہو جانا
(۳) انفلق: کسی نرم یا چھوٹی چیز کا پھٹ کر دو حصّے ہو جانا
(۴) تصدّع: پھٹ کر کئی حصّوں میں بٹ جانا۔
(۵) تمیّز: کسی چیز کا اندر کے جوش سے پھٹنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَدُّ الْخِصَامِ (۲/۲۰۴) وہ سخت جھگڑالو ہے۔

۸۔ تشاکس: اَلشِّكْس بمعنی بدمزاج آدمی۔ اور تَشَاكَسَ بمعنی بدمزاجی کی وجہ سے باہم جھگڑا کرنا (مف) اور شَكُسَ بمعنی سخت مزاج اور بخیل ہونا (منجد) گویا تشاکس کے معنی بخل، تند خوئی اور بدمزاجی کی وجہ سے ایک دوسرے سے اپنے اپنے حق کے لیے کھینچا تانی کرنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا (۳۹/۲۹) اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ایک شخص چند بدسرشت اور بخیل مالکوں کا غلام ہے اور دوسرا صرف ایک ہی آدمی کا غلام ہے۔ تو کیا ان دونوں کی حالت ایک جیسی ہو سکتی ہے؟

ماحصل: (۱) شَجَرَ: اختلاف رائے ہونا۔
(۲) تَنَازَعَ: اختلاف رائے میں کھینچا تانی۔
(۳) حَاجَّ: دلیل سے جھگڑا کرنا۔
(۴) جَدَلَ: خصومۃ بالباطل۔ کج بحثی۔
(۵) مَارَ: ایسی بات میں جھگڑا کرنا جس کو تسلیم کرنے میں تردد ہو۔
(۶) خصم: کسی چیز کے دعویدار ہونے کی بنا پر دوسروں سے جھگڑنا۔
(۷) لَدَّ: شدۃ الخصومۃ۔
(۸) تشاکس: بدمزاجی اور بخل کی بنا پر ایک دوسرے سے اپنے اپنے حق کے لیے جھگڑنا۔

۲۶۔ جھوٹ

کے لیے کِذب، باطِل، زُور اور اِفک کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ کِذب: بمعنی جان بوجھ کر غلط خبر دینا (منجد) دل اور زبان کی ہم آہنگی نہ ہونا (مف) یا خلافِ واقعہ بات کہنا ہے۔ اور اس کی ضد صِدق ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (۳/۷۸) اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور (وہ یہ بات) جانتے بھی ہیں۔

۲۔ باطل: بمعنی ہر وہ بات جس میں تحقیق کے بعد ثبات اور پائیداری نظر نہ آئے (مف) ناحق، بے اصل لغو۔ فضول (منجد) اور اس کی ضد حقّ ہے۔ بمعنی حقیقت۔ سچ۔ سچائی۔ راستی وغیرہ۔ گویا باطل کا لفظ وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے جس کا ایک معنٰی کذب یا جھوٹ بھی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَآ أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (۳/۷۱) اے اہلِ کتاب تم سچ کے ساتھ جھوٹ کو کیوں خلط ملط کرتے ہو؟

۳۔ زُور: زور بمعنی سینہ کے اوپر کے حصہ کی خمیدگی کجی اور زُوْر بمعنی حق کے خلاف جھوٹ اور اللہ سے شرک کرنا (منجد) اور زَاوَرَ کے معنی راہِ حق سے کترا جانا۔ سیدھی راہ سے ایک طرف ہو کر نکل جانا۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزَاوَرُ اور جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ (دھوپ) اُن کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ (۸/۵۸) — اگر آپ کو کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو ان کا عہد برابری کی سطح پر ان کی طرف پھینک دو کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۴۔ خَذَلَ: زبانی دوستی کا دم بھرنے والا اور وقت پڑنے پر دغا دینے والا (تفصیل "دوست" میں دیکھیے)

۵۔ رَاغَ اِلٰی: بمعنی چپکے سے کسی کی طرف مائل ہونا۔ اور رَاغَ عَلٰی بمعنی کسی پر پل پڑنا، رَوَاغ بمعنی مکر و فریب اور رَوَّاغ بمعنی فریبی۔ بڑا دھوکہ باز۔ لومڑی کو بھی رَوَّاغ کہا جاتا ہے۔ اور رَاوَغَہ بمعنی اس نے دھوکہ دے کر اسے پچھاڑ دیا۔ (منجد) اور امام راغب کے نزدیک اس کا معنی کسی حیلہ اور تدبیر کی خاطر ایک جانب مائل ہونا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ (۳۷/۹۱) — تو حضرت ابراہیمؑ ان کے معبودوں کی طرف جا گھسے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟

۶۔ خَتَرَ: بمعنی بری طرح بے وفائی کرنا۔ اور تَخَتَّرَ بمعنی ڈھیلا ہونا، سست ہونا ہے (منجد) امام راغب کے نزدیک الختر ایسی غداری کو کہتے ہیں جسے اتنی کوشش سے کیا جائے کہ انسان کمزور پڑ جائے اور اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں (مف) یعنی مسلسل دھوکہ دیتے اور بے وفائی کرتے چلے جانا۔ ارشادِ باری ہے:

مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ (۳۱/۳۲) — اور ہماری نشانیوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہیں۔

ماحصل: (۱) غَرَّ: غفلت سے فائدہ اٹھا کر دھوکہ دینا۔

(۲) خَدَعَ: حقیقت کو چھپا کر اپنا مقصد حل کرنا اور مخالف کو دھوکا دینا۔

(۳) خَانَ: عہد اور امانت اور دین میں خفیہ طور پر دھوکا دینا۔

(۴) خَذَلَ: کسی دوست کا وقت پڑنے پر دھوکا دے جانا۔

(۵) رَاغَ: حیلہ اور تدبیر کی خاطر ایک جانب مائل ہونا۔ دھوکہ دے جانا۔

(۶) خَتَرَ: بری طرح بے وفائی کرنا اور مسلسل کرتے جانا۔

نیز دیکھیے "تدبیر کرنا" — دھونا کے لیے دیکھیے "نہانا دھونا"

۳۰ — دیکھنا

کے لیے رَاٰی (ر ء ی) نَظَرَ، بَصُرَ اور بَصَّرَ، اٰنَسَ اور ذَرَءَ کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ سب افعال قلوب سے ہیں۔ یعنی اس کے دیکھنے کا تعلق صرف آنکھ سے نہیں بلکہ قلب و دماغ سے بھی ہے۔

دیکھنے کی کیفیت کے لحاظ سے شَخَصَ، لَمَحَ، هَطَعَ، عَشَا، اَغْمَضَ، زَاغَ، بَرِقَ کے الفاظ بھی قرآن میں استعمال ہوئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔۔۔ شام کے اوقات

کے لیے رَوَاح، اَصِیل، عَشِیًّا اور اَمْسٰی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ رَوَاح: ظہر کے بعد یہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔ بمعنی پچھلا پہر اور اس کی ضد غُدُوّ یا غُدْوَۃ ہے (فل ۲۹۲) اور الغدو والرواح پہلے اور پچھلے پہر کی آمد و رفت کے لیے استعمال ہوتے ہیں ارشادِ باری ہے:

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّ رَوَاحُھَا شَھْرٌ (۳۴/۱۲) — اور سلیمانؑ کے لیے ہوا کو (ہم نے مسخر کر دیا) اس کی پہلے پہر کی منزل ایک ماہ کی مسافت اور پچھلے پہر کی منزل بھی ایک ماہ کی مسافت ہوتی تھی۔

۲۔ اَصِیلًا: (ج اصال) عصر کے بعد کا وقت اور اس کی ضد بُکْرَۃ ہے (فل ۲۹۲) ارشادِ باری ہے:

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا (۷۶/۲۵) — اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔

۳۔ عَشِیًّا: عَشِی کا وقت غروبِ آفتاب سے پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اس کی ضد اشراق ہے۔ (فل ۲۹۲) اور غُدُوّ بھی آتی ہے اور بُکرَۃ بھی۔ اب ان کی مثالیں دیکھیے:

(۱) اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا۔ (۴۰/۴۶) — وہ صبح و شام آگ پر پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ۔ (۶/۵۲) — اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دُعا کرتے ہیں (اور) اسی کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔

(۳) وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ (۳/۴۱) — اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح و شام اس کی تسبیح کرنا۔

اور عشاء کی نماز کا وقت جو شروع ہے وہ رات کا اندھیرا چھا جانے سے لے کر آدھی رات تک ہے۔ ارشادِ باری ہے:

مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّھِیْرَۃِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ۔ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ (۲۴/۵۸) — نمازِ فجر سے پہلے اور دوپہر کو جب تم کپڑے اتارتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمہارے پردے (کے) ہیں۔

شام کرنا کے لیے اَمْسٰی (مسو) کا لفظ آیا ہے۔

۴۔ اَمْسٰی: مَسَا بمعنی شام کا وقت۔ اور اَمْسٰی بمعنی شام کرنا۔ شام میں داخل ہونا یا شام کے وقت کوئی کام کرنا اور اس کی ضد اَصْبَحَ ہے۔ یعنی صبح۔ صبح کرنا۔ صبح میں داخل ہونا یا صبح کے وقت کوئی کام کرنا۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلۡمًا وَّلَا هَضۡمًا (۲۰/۱۱۲) — اور جو کوئی بھلے کام کرے اور وہ مومن ہو تو اُسے بے انصافی اور کمی کا کچھ خوف نہ ہوگا۔

۶۔ فَتَرَ: بمعنی کسی چیز میں کمزوری واقع ہونا (م۔ل) کام کرتے کرتے یا تھکنے کی وجہ سے رفتار میں کمی واقع ہونا یا تھم جانا۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ (۴۳/۷۵) — مجرم لوگ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں رہیں گے جو اُن سے کم نہ کیا جائے گا۔

۷۔ قَلَّ: بنیادی طور پر اس کے دو معنی ہیں (۱) بلند ہونا (۲) کم ہونا۔ یہاں دوسرا زیرِ بحث ہے۔ یعنی تعداد یا مقدار میں کم ہونا (ضد کَثُرَ) ارشادِ باری ہے:

اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّوَلَدًا۔ (۱۸/۳۹) — اگر تو مجھے مال اور اولاد میں کم تر دیکھتا ہے۔

۸۔ طَفَّفَ: طَفِيۡف بمعنی حقیر اور معمولی چیز۔ اور طَفَّفَ بمعنی ماپ کا پیمانہ بھرتے وقت تھوڑا سا کم بھرنا (مف) یا پیمانہ ہی تھوڑا سا چھوٹا رکھنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ (۸۳/۱) — ان ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے جو خود تو لیتے وقت دوسروں سے پورا لیتے ہیں۔

۹۔ خَسَرَ: بمعنی راس المال میں کمی واقع ہونا (مف) یہ لفظ عموماً تجارت سے مخصوص ہے (ضد رَبِحَ) گھاٹا پانا۔ نقصان اٹھانا۔ اور خسر المیزان بمعنی کسی کا حق دبا کر وزن میں کمی کرنا ہے، جیسا کہ سورۂ مطففین کی اگلی آیت یوں ہے:

وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ۔ (۸۳/۲) — اور جب خود انھیں ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو اس میں کمی کر جاتے ہیں۔

۱۰۔ نَقَصَ، کم کرنا۔ گھٹانا (ضد زَادَ اور نُقۡصَان ضد زِيَادَة) یہ لفظ خَسَرَ سے اعم ہے۔ ہر خسارہ نقصان ہے مگر ہر نقصان خسارہ نہیں ہوتا۔ ارشادِ باری ہے:

نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًا اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا (۷۳/۳) — نصف رات یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

۱۱۔ بَخَسَ: بَخۡس بمعنی ناقص۔ گھٹیا۔ کہتر (منجد) اور بَخَسَ بمعنی بدل میں ناقص یا کہتر چیز دینا یا تھوڑی دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَشَرَوۡهُ بِثَمَنٍۢ بَخۡسٍ دَرَاهِمَ مَعۡدُوۡدَةٍ (۱۲/۲۰) — اور انہوں نے یوسفؑ کو حقیر سی قیمت (یعنی) چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا۔

نیز فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- سَوَّلَ: سَوِلَ بمعنی پیٹ کا ناف کے نیچے سے ڈھیلا ہونا (مف) اور سَوَّلَ بمعنی (نفس یا شیطان کا) کسی گناہ کی بات کو کمزور اور ڈھیلا کر کے دکھانا کہ اسے گناہ کا احساس نہ رہے یا کسی بُری بات کو خوبصورت کر کے اور مزین بنا کر پیش کرنا تاکہ انسان اس سے رکنے کی بجائے اس کے کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اَلتَّسوِیلُ بمعنی نفس کا ایسی چیز کو مزین کرنا جس پر اسے حرص بھی ہو اور اس کے قبح کو خوشنما بنا کر پیش کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا (۱۲/۱۸)	اور برادرانِ یوسف، یوسفؑ کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا لہو بھی لگا لائے۔ حضرت یعقوبؑ نے کہا (اصل بات یہ نہیں) بلکہ تم اپنے دل سے یہ بات بنا لائے ہو۔

ماحصل:

زَيَّنَ، زینت دینا۔ آراستہ کرنا۔ عام مستعمل ہے۔

زُخْرَفَ، ملمع سازی سے خوش نما بنانا اور آراستہ کرنا۔ جھوٹ بنا کر بات کو مزین کرنا۔

سَوَّلَ؛ شیطان یا نفس کا کسی ایسے بُرے کام کو خوشنما بنا کر پیش کرنا جس پر انسان حرص بھی رکھتا ہو۔

۲۴ ——— مسافر

گو سفر بذاتِ خود عربی لفظ ہے اور اس کا استعمال قرآن کریم میں ہوا ہے۔ تاہم سَافَرَ یا مُسَافِر کے الفاظ نہیں آئے۔ ان کے بجائے ابنُ السبیل، عابِری سبیل، مقوین اور سیّارۃ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- ابنُ السّبیل (رستے کا بیٹا۔ یہ مسافر کی کنیت ہے) مسافر جب تک واپس گھر نہ پہنچے، وہ ابن السّبیل ہی ہے خواہ وہ سفر کر رہا ہو یا دورانِ سفر کسی جگہ عارضی طور پر اقامت پذیر ہو۔ قرآن میں ہے:

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۔ (۲/۱۷۷)	اور خدا کی محبت کی خاطر قرابتداروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو مال دیا۔

۲- عابِری سبیل: عابر بمعنی عبور کرنے والا۔ طے کرنے والا۔ اور عابری السبیل بمعنی راہ چلتے راہ گیر۔ جس کا سفر جاری ہو۔ قرآن میں ہے:

وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا (۴/۴۳)	اور نہ ہی جنبی (نماز کے قریب جائے) مگر راہگیر (جسے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت ہے) یہاں تک کہ تم غسل کر لو۔

۳- مُقوِین: القَوٰی بمعنی بھوک اور بَاتَ القَوٰی بمعنی بھوکا رہ کر رات گزاری اور القاویۃ بمعنی کم بارش کا سال (منجد) اور تقاوی بمعنی بارش کی قلت یا افراط جس سے فصل تباہ ہو جائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ جات مترادفات القرآن

ضمیمہ ۱

اسمائے معرفہ، جو قرآن کریم میں مذکور ہیں!

۱۔ انبیاء و رسل

اجمالی ذکر

قرآن کریم میں جن انبیاء و رسل کا نام آیا ہے وہ ستائیس ہیں۔ بلحاظ حروف تہجی ان کی ترتیب یوں ہے؛

آدمؑ[1] - ابراہیمؑ[2] - ادریسؑ[3] - اسحٰقؑ[4] - اسمٰعیلؑ[5] - الیاسؑ[6] - الیسعؑ[7] - ایوبؑ[8] - داؤدؑ[9] - ذی الکفلؑ[10] - زکریاؑ[11] - سلیمٰنؑ[12] - شعیبؑ[13] - صالحؑ[14] - عزیرؑ[15] - عیسیٰؑ[16] - لقمانؑ (اختلافی)[17] - لوطؑ[18] - محمدؐ[19] - موسیٰؑ[20] - نوحؑ[21] - ہارونؑ[22] - ہودؑ[23] - یحییٰؑ[24] - یعقوبؑ[25] - یوسفؑ[26] - یونسؑ[27] علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم نے جہاں بھی انبیاءؑ کا اکٹھا ذکر فرمایا تو ہمیشہ ترتیب زمانی کو ملحوظ رکھا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہوا تو ساتھ ہی لوطؑ کا ذکر کیا گیا کہ وُہ دونوں چچا زاد بھائی تھے۔ حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰؑ کا ذکر اکٹھا آتا ہے، کہ حضرت شعیبؑ حضرت موسیٰؑ کے ہم عصر اور اُن کے خسر تھے۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون کا اکٹھا ذکر ملتا ہے کہ وُہ برادرانِ حقیقی تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کا ذکر ہے کہ موخر الذکر دونوں اُن کے بیٹے تھے۔ پھر یعقوبؑ حضرت اسحاق کے بیٹے تھے اور حضرت یوسفؑ حضرت یعقوب کے۔ اسی طرح حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا ذکر اکٹھا آتا ہے کہ وُہ خالہ زاد بھائی اور ہم عصر تھے۔ اب اگر ہم قرآن، تورات اور مختلف کتبِ تواریخ کی چھان پھٹک کے بعد انبیاء و رسل کو زمانہ اور تاریخ کے لحاظ سے ترتیب دیں تو وُہ اس طرح بنتی ہے۔

آدمؑ[1] - ادریسؑ[2] - نوحؑ[3] - ہودؑ[4] - صالحؑ[5] - ابراہیمؑ[6] - لوطؑ[7] - اسمٰعیلؑ[8] - اسحٰقؑ[9] - یعقوبؑ[10] - یوسفؑ[11] - ایوبؑ[12] - شعیبؑ[13] - موسیٰؑ[14] - ہارونؑ[15] - ذی الکفلؑ[16] - الیسعؑ[17] - الیاسؑ[18] - داؤدؑ[19] - لقمانؑ (اختلافی)[20] - سلیمانؑ[21] - عزیرؑ[22] - یونسؑ[23] - زکریاؑ[24] - یحییٰؑ[25] - عیسیٰؑ[26] - محمدؐ[27] - علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

بنی نوع انسان سے قبل زمین پر جن آباد تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے انہیں نبوت عطا فرمائی۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جاری رہا۔ اس دوران کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث ہوئے۔

ارشاد باری ہے:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ (۷/۳۵) اے بنی آدم۔ اب رسول تمہیں میں سے آئیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُمَّة (امم)
امتازوا (میز)
اِمْرَاَة (مرء)
اَمْعَاء (معی)
اِنِّ (انی)
اِنَاہ (اِنْیَة) (انی)
اَنْھَار (ھور)
اُوْفِ (وفی)
اُولَاءِ - ھٰؤُلَاءِ (اول)
اِئْتَمَرَ (امر)
اُؤْتُمِنَ (امن)
ایامٰی (ایم)
اٰیَة (ای)
اِیْلَاء (الی)

ب

باب (بوب)
باد (بدو)
بال (بول)
بدت (بدو)
بُرْھَان (برھن)
بَرِیَّة (برء)
بنی - بنت (بنو)

ت

تَارَةً (تور)
تَأْسَوا (اسی)
تَبْتَئِس (بئس)
تَتْرَا (وتر)
تَتَجَافٰی (جفو)
تَثِیْر (ثور)
تَجَلّٰی (جلو)
تَحَرَّوْا (حری)
تحصوھا (حصی)
تَدَّخِرُوْنَ (ذخر)
تُدِیْرُوْنَھَا (دور)
تَطْمَئِنُّ (طمن)
تَعَاطٰی (عطو)
تعالوا (علو)
تَعْدُوْا (عدو)
تَعِیَھَا (وعی)
تَغْنِ (غنی)
تُفٰدُوْھُمْ (فدی)
تُقَاتِہ (وقی)
تقف (قفو)
تلاق (لقی)
تَلْوٗا (لوی)
تِلْقَاء (لقی)
تَلَھّٰی (لھو)
تمترن (مری)
تَمَطّٰی (مطو)
تناد (ندّ)
تنیا (ونی)
توارت (وری)
تورون (وری)
تؤدوا (ادی)

ج

جاء (جیٔ)
جَازٍ (جزی)
جِثِیًّا (جثو)
جُزْءًا (جزو)
جُفَاءً (جفأ)
جَلَاء (جلو)
جواب (جابیہ کی جمع) جبو
جواب (جوب)
جوار (پڑھا چلنا) (جور)
جوار (جری)

ح

حاجت (حوج)
حاشا (حوش)
حَالَ (حیل حول)
حُلُّوْا (حلی)
حیلة (حول)
حَیَّة (حوی - حیّ)

خ

خالات (خول)
خائبین (خیب)
خَبَتْ (خبو)
خِیَانَة (خون)

د

دَانٍ (دنو)
دُرِّیٌّ (درّ)
دَعْ (ودع)
دَلّٰی (دلو)
دم (ج دماء) (دمو)
دِیَة (ودی)

ذ

ذات (ذوو)
ذَرْنِیْ (وذر)
ذُرِّیَّة (ذرّ)

ز

زُرْتُمْ (زور)
زکوٰة (زکو)
زِنُوْا (وزن)

س

سَاعَة (سوع)
سُدًی (سدو)
سعة (وسع)
سُقْنَاہُ (سوق)
سلاسل (سلّ)
سَلَقُوْکُمْ (سلق)
سماء (سمو)
سَمَّیْتُمُوْھَا (سمو)
سَنَة (سال) (سنو)
سِنَة (اونگھ) (وسن)
سواء (سوی)
سید (ج) سَادَتَنَا (سود)
سِیْمَاھُمْ (سوم)

ش

شاء (شیٔ)
شاطئ (شطأ)
شَتّٰی (شتّ)
شِفَا - شَفَا (شفی)
شِقْوَتُنَا (شقی - شقو)
شَنَاٰن / شَانِئَ (شنأ)
شِیَة (وشی)

ص

صالوا النار (صلی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ